سوال

(112) الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ با آواز بلند پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاته

ایک شخص امام مسجد ہے۔ وہ مسجد میں (1) الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ با آواز بلند بعد جماعت کے پڑھتا ہے۔ دوسرے آدمی بھی اس کے پڑھنے کے سبب اس میں شرک ہوجاتے ہیں۔ ایسا آدمی گناہ گار ہے یا نہیں۔ (نور حسین گرجاکھی)

1۔ کہنا یا رسول اللہ یا ولی اللہ جو بدعتیوں کی عادت ہے۔ اٹھتے بیٹھتے کہا کرتے ہیں۔ سارے فقہا حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق ناجائز ہے۔ (جلد اول 337 مجموعہ الفتاویٰ۔ مولانا لکھنوی مرحوم

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

شخص مذکور بدعتی ہے۔ اس طرح کا وظیفہ شرع شریف میں ثابت نہیں جتنے آدمی اس کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ سب گناہ گار ہیں۔ وظیفہ خاص کر بعد نماز وہی وظفیہ پڑھنا چاہیے۔ جو شریعت میں آیا ہو۔ (8 اکتوبر 15ئی سـ)

شرفیه

یہ روایت صحیح نہیں ہے محدثین نے اس کو موضوع بتایا ہے۔ دیکھو الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوع الامام الشوکانی وموضوعات کبیر ملا علی قاری وغیرہ اور بعض نے جو حاکم کی روایت (1) فلولا محمد ما خلقت آدم، لا الانار الحدیث کو اس کی تایئد میں پش کیا ہے۔ کہ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور بلقینی نے اس کو برقرار رکھا ہے۔ تو اس جواب یہ ہے کہ امام ذہبی نے اس کو رد کردیاہ ے۔ اور کہا ہے کہ کسی کو حلال نہیں کہ مستدرک حاکم دیکھے۔ یا س پر اعتبار کرے۔ جب تک وہ میری تلضیص کو نہ دیکھ لے۔ اور حاکم کا تسائل محدثین میں مشہور ہے۔ امام ذہبی نے کہا ہے کہ اس حدیث میں عمرو بن اوس ہے۔ نہیں معلوم وہ کون ہے۔

لا یدري من ہو ازرقاني عمرو بن عوس یجھل حالہ وابي یجز منکر اخرجہ الحاکم مستدرک زاظنہ موضوعا من طریق جندل بن واثق حدثنا عمرو ابن اوس حدثنا سعید عن ابي عروبة عن قتادہ عن سعید بن المسیب عن ابن عباس قال اوحی اللہ الی عیسی امن بمحمد فلولاہ ما خلقت ادم ولا الجنة والنار الحدیث میزان الاعتدال

لیسے ہی ایک روایت حاکم اورابن عساکر سے تائید میں بیان کی جاتی ہے۔ لیکن تمام واہی تباہی ہیں کوئی صحیح نہیں۔

2۔اس حدیث کو محدثین نے موضوع یعنی جھوٹی اور جعلی قرار دیا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص335

محدث فتویٰ